إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

نمبر ٹیلیفون ۹۱

روزنامہ

الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

| جلد ۲۶ | مورخہ ۲۸ محرم ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۳۸ء | نمبر ۷۴ |

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور سر درد کے باعث علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے حسب ذیل اعلان بورڈ پر چسپاں کیا گیا:۔

"تمام دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ قادیان میں کوئی پوسٹر یا اشتہار (دستی یا مطبوعہ) اس وقت تک نہ لگایا جائے۔ اور نہ کوئی اعلان نوٹس بورڈ پر کیا جائے۔ جس وقت تک کہ اس کے لئے نظارت امور عامہ سے باقاعدہ منظوری نہ حاصل کر لی جائے اس ہدایت کی خلاف ورزی کرنے والے سے سخت باز پرس کی جائے گی۔ صدر صاحبان محلہ جات اس امر کی نگرانی رکھیں۔ کہ اس ہدایت کی پورے طور پر تعمیل ہو۔"

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ دن نزدیک ہیں۔ کہ ہر ایک کان کو انا الموجود کی آواز آئے

"میرے مخالف اپنے دلوں میں آپ ہی سوچیں۔ کہ اگر میں درحقیقت وہی مسیح موعود ہوں جس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ایک بازو قرار دیا ہے۔ اور جس کو سلام بھیجا ہے۔ اور جس کا نام حَکَم اور عدل اور امام اور خلیفۃ اللہ رکھا ہے۔ تو کیا ایسے شخص پر ایک معمولی بادشاہ کے لئے لعنتیں بھیجنا اس کو گالیاں دینا جائز تھا۔ ذرہ اپنے جوش کو تھام کے سوچیں۔ نہ میرے لئے۔ بلکہ اللہ اور رسول کے لئے کہ کیا ایسے مدعی کے ساتھ ایسا کرنا روا تھا؟ میں زیادہ کہنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ میرا مقدمہ تم سب کے ساتھ آسمان پر ہے۔ اگر میں وہی ہوں جس کا وعدہ نبیؐ کے پاک لبوں نے کیا تھا۔ تو تم نے نہ میرا۔ بلکہ خدا کا گناہ کیا ہے۔ اور اگر پہلے سے آثار صحیحہ میں یہ وارد نہ ہوتا۔ کہ اس کو دکھ دیا جائے گا۔ اور اس پر لعنتیں بھیجی جائیں گی۔ تو تم لوگوں کی مجال نہ تھی۔ جو تم مجھے وہ دکھ دیتے۔ جو تم نے دیا۔ یہ ضرور تھا۔ کہ وہ سب نوشتے پورے ہوں۔ جو خدا کی طرف سے لکھے گئے تھے۔ اور اب تک تمہیں ملزم کرنے کے لئے تمہاری کتابوں میں موجود ہیں۔ جن کو تم زبان سے پڑھتے اور پھر تکفیر اور لعنت کرکے مُہر لگا دیتے ہو۔ کہ وہ بد علماء اور ان کے دوست جو مہدی کی تکفیر کریں گے۔ اور مسیح سے مقابلہ سے پیش آئیں گے۔ وہ تم ہی ہو۔

میں نے بار بار کہا۔ کہ آؤ اپنے شکوک مٹا لو۔ پر کوئی نہیں آیا۔ میں نے فیصلہ کے لئے ہر ایک کو بلایا۔ پر کسی نے اس طرف رُخ نہیں کیا۔ میں نے کہا۔ کہ تم استخارہ کرو۔ اور رو رو کر خدا تعالیٰ سے چاہو۔ کہ وہ تم پر حقیقت کھولے۔ پر تم نے کچھ نہ کیا۔ اور تکذیب سے بھی باز نہ آئے۔ خدا نے میری نسبت سچ کہا کہ "دُنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ایک شخص درحقیقت سچا ہو۔ اور ضائع کیا جائے؟ کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص خدا کی طرف سے ہو۔ اور برباد ہو جائے؟ پس اے لوگو۔ تم خدا سے مت لڑو۔ یہ وہ کام ہے۔ جو خدا تمہارے لئے اور تمہارے ایمان کے لئے کرنا چاہتا ہے۔ اس کے مزاحم مت ہو۔ اگر تم بجلی کے سامنے کھڑے ہو سکتے ہو۔ مگر خدا کے سامنے تمہیں ہرگز طاقت نہیں۔ اگر یہ کاروبار انسان کی طرف سے ہوتا۔ تو تمہارے حملوں کی کچھ بھی حاجت نہ تھی۔ خدا اس کے نیست و نابود کرنے کے لئے خود کافی تھا۔ افسوس کہ آسمان گواہی دے رہا ہے اور تم نہیں سُنتے اور زمین "ضرورت ضرورت" بیان کر رہی ہے۔ اور تم نہیں دیکھتے۔ اے بدبخت قوم اُٹھ اور دیکھ کہ اس مصیبت کے وقت میں جو اسلام پیروں کے نیچے کچلا گیا۔ اور مجرموں کی طرح بے عزت کیا گیا۔ وہ جھوٹوں میں شمار کیا گیا۔ وہ ناپاکوں میں لکھا گیا۔ تو کیا۔۔۔ خدا کی غیرت ایسے وقت میں جوش نہ مارتی۔ اب سمجھ کہ آسمان جھکتا چلا آتا ہے۔ اور وہ دن نزدیک ہیں۔ کہ ہر ایک کان کو "انا الموجود" کی آواز آئے"۔ (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۳۶ و ۱۳۷)

پیامِ امام جماعت احمدیہ کے نام

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

آپ لوگ پہلی ہی جماعت نہیں ہیں۔ جنکو خدا کے لئے قربانیاں کرنی پڑی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ سے فرماتے ہیں۔ تم سے پہلے لوگوں کو دین کے لئے آروں سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا گیا۔ اور انہوں نے اُف تک نہ کی۔ صحابہ کا نمونہ آپ لوگوں کے سامنے ہے انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کی آواز کو جس اخلاص سے سنا۔ اور اس پر عمل کیا۔ تاریخ کے صفحات اس پر شاہد ہیں۔ بندوں کی شہادت کے سوا خدا تعالےٰ کی شہادت بھی انکو حاصل ہے فرماتا ہے رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ خدا ان سے راضی ہو گیا۔ اور وُہ خدا سے راضی ہو گئے آج وہی بوجھ آپ لوگوں کے کندھوں پر رکھا گیا۔ وہی امانت آپ کے سپرد کی گئی ہے۔ اور آپ کی کمزوری کو دیکھ کر خدا تعالےٰ نے اس بوجھ کو لمبے زمانہ میں پھیلا دیا ہے ؁

لیکن جہاں بوجھ پھیل جانے سے بعض لحاظ سے ہلکا ہو گیا ہے بعض دوسرے لحاظ سے بھاری بھی بن گیا ہے۔ کیونکہ کئی ہیں جو بھاری قربانی تھوڑے عرصہ میں کر سکتے ہیں۔ لیکن ہلکی قربانی لمبے عرصہ تک نہیں دے سکتے لیکن یہ امر میرے یا آپ کے اختیار کا نہیں خدا تعالےٰ نے فیصلہ کرنا تھا۔ اور اس نے فیصلہ کر دیا جفّ القلم علیٰ ما ھو کائن یعنی قدرت کے فیصلہ کی سیاہی خشک ہو چکی ہے۔ اب اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا ؁

میں نے آپکو بتایا تھا کہ ایک کے بعد دوسرا ابتلا آنے والا ہے۔ دشمن ایک طرف سے ناکام ہو کر دوسری طرف سے حملہ کریگا۔ اور اسکی پوری کوشش ہوگی کہ آپکو تھکا دے۔ خدا نہ کرے کہ اس کی یہ خواہش پوری ہو مگر میں آپ میں سے بعض کو تھکتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ میں بعض کی کمریں ایک ہلکے بوجھ کے نیچے بھی خم ہوتے ہوئے محسوس کرتا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کا راستہ پل صراط قرار دیا ہے۔ جو جہنم پر بندھا ہوا ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ اس پل پر جو ٹھہرا سیدھا جہنم میں گیا۔ یہ کیسا خطرناک انجام ہے۔ یہ کیسا بھیانک خاتمہ ہے۔ خدا اس سے ہر شخص کو محفوظ رکھے ؁

آپ لوگوں نے اس سال علاوہ عام چندوں یا وصیتوں کے اپنی مرضی سے تحریک جدید کے چندے اپنے اوپر واجب کئے ہیں۔ اور بعض نے جوبلی تحریک میں بھی حصہ لیا ہے۔ ان سب چندوں کو ملا کر میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ سال اور آئندہ سال آپ لوگوں کے لئے سخت امتحان کے سال ہیں اور ان کا اثر چونکہ تیسرے سال پر بھی پڑتا ہے تیسرا سال بھی سخت ہی سمجھنا چاہیئے۔ گویا یہ تین سال آپ کی زندگیوں کے خاص قربانی والے سال ہیں۔ جن میں آپ نے اپنے ایمان کا امتحان دینا ہے۔

مگر کیا آپ نے اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے پوری تیاری کی ہے؟ یہ سوال ہے جسکا جواب اگر آپ اپنے ایمان کو بچانا چاہتے ہیں۔ آپکو فوراً دینا چاہیئے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ چندہ تحریک جدید کے بارہ میں جو اس سال بعض دوستوں نے سستی دکھائی ہے وہ تھکان پر دلالت کرتی ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ بعض لوگ اس امتحان میں فیل نہ ہو جائیں۔ خدا تعالےٰ ان پر رحم کرے اور انکو بچائے۔ اللّٰھم اٰمین

پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ بڑھتا ہوا بوجھ گزارہ میں سخت تنگی کئے بغیر نہیں اٹھایا جا سکیگا۔ پس جو چاہتا ہے کہ اس امتحان میں کامیاب ہو اسے چاہیئے کہ اپنے بیوی بچوں کو اپنا ہم خیال بنائے۔ اور اپنے خرچوں میں تنگی کرے۔ تاکہ یہ بوجھ اٹھ سکے جو لوگ ایسا نہ کریں گے۔ وُہ اپنی ناکامی پر اپنے ہاتھوں سے مہر لگائیں گے۔ العیاذ باللہ

میں تمام جماعتوں کو اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دو ہفتہ کے اندر اندر تمام پنجاب کی جماعتیں تحریک جدید کے دو سکرٹری مقرر کر کے مجھے اطلاع دیں۔ ایک مالی سکرٹری اور ایک عام سکرٹری۔ مالی سکرٹری چندہ کے جمع کرنے کا کام کرے۔ اور عام سکرٹری دوسری شرطوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ کرے۔ مالی سکرٹری ہو سکتا ہے کہ موجودہ مالی سکرٹری ہی کو تجویز کر دیا جائے یہ اطلاعات فوراً مل جانی چاہئیں۔ اور ان لوگوں کو فوراً چندہ کی وصولی کا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اور میری منظوری کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے ؁

پنجاب کے باہر ہندوستان کے لئے ایک ماہ اور بیرون ہند کے لئے اڑھائی ماہ کی مہلت مقرر کی جاتی ہے۔ چونکہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کے لئے فوراً روپیہ کی ضرورت ہے۔ سکرٹریوں کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وُہ رقم جمع نہ رکھیں۔ بلکہ ساتھ کے ساتھ فنانشل سکرٹری کے نام بھجواتے جائیں ؁

یہ اعلان پانچ دفعہ شائع کیا جائیگا۔ ہر احمدی جماعت سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اسے جمعہ کے موقعہ پر سب دوستوں کو سنانے کا انتظام کر دیگی۔ اور ہر احمدی دوست سے بھی امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور دوستوں تک یہ اعلان پہونچا دیگا۔ شائد اللہ تعالےٰ اسکی زبان میں اثر دے اور شائد وہ دوسرے کے ثواب میں بھی شریک ہو جائے ؁

خاکسار:۔ میرزا محمود احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ محرم ۱۳۵۷ھ

اہل ہند کو معاشرتی زندگی میں سادگی اختیار کرنے کی ضرورت

اگر اقتصادی نقطۂ نگاہ سے مغربی معاشرت کی تعریف کی جائے۔ تو یہ ہوگی کہ ذاتی ضروریات میں اضافہ کرتے جانا۔ جائز ضروریات میں نہیں۔ بلکہ بے جا ضروریات میں۔ یعنی ان ضرورتوں کے علاوہ جن پر انسانی زیست کا انحصار ہے اور اس کی صحت کا مدار۔ زیادہ سے زیادہ آرام و آسائش حاصل کرنے۔ اور خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کی کوشش کرنا باوجود ان خواہشات کو پورا کرنے کی مقدرت نہ رکھنے کے۔ ایسی حالت میں ایسی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرنے والا یقیناً مشکلات میں مبتلا ہوگا۔ اور اسے ناجائز ذرائع استعمال کرنا پڑیں گے۔ جس کا لازمی نتیجہ اخلاق کی تباہی۔ اور جرائم کی کثرت ہے۔

معیارِ زیست کو بلند کرنے کی خواہش فی نفسہ اچھی ہے۔ اور کسی ملک کی تمدنی و معاشرتی ترقی کا اندازہ اس ملک میں بسنے والوں کے معیارِ معیشت سے ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن جب تک معیارِ زندگی کو بلند کرنے کے سامان اور ذرائع موجود نہ ہوں۔ اور ان سے کام نہ لیا جائے۔ اس وقت تک اخراجات کو بڑھاتے جانا کوتاہ اندیشی اور اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے۔

مغربی تہذیب کا اہلِ ہند پر اقتصادی لحاظ سے یہ اثر پڑ رہا ہے۔ کہ جس معیارِ معیشت کی ان میں استطاعت نہیں۔ اس کی خواہش ان کے دل میں روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اور وہ اندھا دھند اسے اختیار کر رہے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ ان کی ضروریات میں تو بہت کچھ اضافہ ہو گیا ہے لیکن چونکہ وسائل آمد وُہی ہیں۔ جو پہلے تھے۔ اس لئے انہیں سخت مالی مشکلات درپیش ہیں۔

ظاہر ہے۔ کہ یہ صورتِ حالات اسی وجہ سے پیدا ہو رہی ہے۔ کہ امیر طبقہ نے مغربی تہذیب کی تقلید کے باعث دوسروں کی دیکھا دیکھی اپنے اخراجات بہت بڑھا لئے ہیں۔ ماکولات ملبوسات۔ اور بود و باش میں نمایاں تبدیلی پیدا کر لی ہے۔ اب ایک معمولی حیثیت کا ہندوستانی بھی ضروری سمجھتا ہے کہ اس کے دسترخوان پر مختلف کھانے ہوں۔ پہننے کے لئے اعلےٰ اور قیمتی کپڑے ہوں۔ رہائش کے لئے سجا سجایا مکان ہو۔ اگر ملک کے وسائلِ آمدنی اسی رفتار سے ترقی کرتے جس رفتار سے لوگوں کے اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ تو کوئی بات نہ تھی۔ لیکن جب یہ صورت نہیں۔ تو پھر اخراجات کے بڑھانے کا سوائے اس کے اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کہ ملک میں افلاس اور مفلوک الحالی خوفناک حد تک پہونچ جائے۔ لوگوں کے اخلاق نہایت ناگوار صورت اختیار کر لیں۔ اور ملک ترقی کی بجائے تنزل کی طرف رخ کر لے۔

وہ لوگ جو ہندوستان کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں دیکھنے کے متمنی ہیں۔ اور جو اہلِ ہند کو دُنیا میں باوقار اور باعزت بنانا چاہتے ہیں۔ انہیں دیگر امُور کے علاوہ معاشرتی اصلاح کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ اور سادہ زندگی اختیار کرنے پر زور دینا چاہیئے۔

اس بارے میں جماعت احمدیہ کو خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر کرنا چاہیئے۔ کہ اس نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ یہ تحریک جاری کرا دی ہے۔ کہ ہر احمدی کو اپنے کھانے۔ پہننے۔ اور رہنے سہنے میں نہایت سادگی اختیار کرنی چاہیئے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ ذاتی اخراجات کو کم کرنا چاہیئے چنانچہ خدا ہی کی بخشی ہوئی توفیق کے ماتحت مخلصینِ جماعت اس تحریک پر پوری طرح عمل کر رہے ہیں۔ اور اس کے فوائد محسوس کر رہے ہیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے نوجوان اور ہماری خواتین اس بارے میں بھی اپنے آپ کو دوسروں کے لئے نمونہ بنائیں گی۔ اور روز بروز اس تحریک کو زیادہ عمدگی اور خوبی سے کامیاب بنانے کی کوشش کریں گی۔

مہاراجہ بہادر پٹیالہ کی وفات

گزشتہ ہفتہ کا ایک نہایت افسوسناک واقعہ مہاراجہ بہادر پٹیالہ کی وفات ہے۔ آپ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آتے تھے۔ اور یہی بیماری ان کی زندگی کا خاتمہ کرنے کا باعث بنی۔ آپ اس لحاظ سے ایک خوش قسمت مہاراجہ تھے۔ کہ ان کی ریاست میں نہ تو کبھی کسی فرقہ وارانہ جھگڑے نے طول پکڑا۔ اور نہ ریاست کے خلاف رعایا کو کسی قسم کی ایجی ٹیشن کرنے کی ضرورت پیش آئی گویا رعایا آپ کے دورِ حکومت میں پوری طرح مطمئن تھی — آپ کی وفات پر جس قدر رنج و غم کا اظہار رعایا کی طرف سے کیا گیا ہے۔ اس سے بھی آپ کے ہر دلعزیز ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ بیرونِ ریاست بھی آپ کا حلقۂ احباب بہت وسیع تھا۔ خیراتی کاموں میں آپ بڑی فراخ دلی سے حصہ لیتے تھے۔ اور محتاجوں کی امداد کرتے تھے۔

نظارت امورِ عامہ نے ان کی وفات پر حسب ذیل تعزیت کا تار موجودہ مہاراجہ بہادر کی خدمت میں ارسال کیا ہے:۔

جماعت احمدیہ اور اس کے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ہز ہائی نس مہاراجہ بہادر پٹیالہ کی اندوہناک وفات کی خبر سُنکر نہایت رنج ہوُا۔ ان کے قابل یادگار عہد میں تمام جماعتوں کو امن اور خوشحالی حاصل رہی ہے۔ براہ مہربانی اس صدمہ میں ہماری دلی ہمدردی قبول فرمائیں۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہمیں جہاں سابق مہاراجہ بہادر کی وفات پر افسوس ہے۔ وہاں ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ موجودہ مہاراجہ بہادر پہلے سے بھی زیادہ اپنی رعایا کے ساتھ نرمی۔ اور حُسن سلوک روا رکھیں گے۔ خواہ رعایا کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتی ہو کیونکہ حکمران کا تعلق رعایا سے باپ کی طرح ہوتا ہے۔ اور باپ اپنی ساری اولاد کا ہمدرد۔ خیر خواہ۔ اور سرپرست ہوتا ہے۔

موجودہ مہاراجہ بہادر نے عنانِ حکومت ہاتھ میں لیتے ہی جو اعلان کیا ہے۔ اس نے آپ کے متعلق نیک توقعات کو بہت بڑھا دیا ہے۔ امید ہے۔ کہ زندگی کے ہر مرحلہ پر وہ اپنے آپ کو اپنی رعایا کا بہترین خیر خواہ ثابت کرنے میں سعی اور کوشش کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں گے۔

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۸۹) حضرت ابراہیمؑ اور جھوٹ

حضرت ابراہیمؑ کی بابت لوگ کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے بھی (نعوذ باللہ) تین ایسے جھوٹ بولے جو تاریخی ہو گئے ایک تو یہ کہ اپنی جان بچانے کو اپنی بیوی سارہ کو بادشاہ مصر کے سامنے اپنی بہن ظاہر کیا۔ دوسرے اپنے تئیں بیمار کہا۔ اور جب لوگ ان کو آرام کے لئے چھوڑ کر چلے گئے۔ تو ایک وزنی کدال لے کر بت خانہ کے قریباً سب بت توڑ ڈالے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیمار نہ تھے۔ بیمار ہوتے تو تھوڑی دیر بعد یہ مشقت کا کام کس طرح کر سکتے تیسرا جھوٹ یہ کہ جب سب بت توڑ ڈالے۔ تو بڑا بت باقی چھوڑ دیا۔ لوگوں نے جب دیکھ کر غل مچایا۔ تو کہا کہ ان بتوں کو اس بڑے بت نے توڑا ہے میں نے نہیں توڑا۔ اس وقت میں صرف جھوٹ نمبر ۲ کا ذکر کروں گا۔ اس مضمون کے لئے سورہ صافات دیکھیں۔ جہاں لکھا ہے۔ فنظر نظرۃ فی النجوم فقال انی سقیم ... ... فراغ علیھم ضربًا بالیمین۔ مطلب یہ کہ ایک دن اپنے باپ اور اپنی برادری سے انہوں نے کہا۔ کہ تم کیوں جھوٹے معبودوں کی پرستش کرتے ہو۔ رب العالمین کی بابت تمہارا کیا خیال ہے۔ اسے کیوں ترک کر رکھا ہے۔ اس پر ابراہیمؑ اور ان لوگوں میں نجوم سماویہ کے موثر حقیقی ہونے کی بابت ایک باقاعدہ مناظرہ ہوا۔ کیونکہ ان کی قوم ستارہ پرست تھی۔ یہ وہی مناظرہ ہے۔ جو دوسری جگہ کوکب اور قمر اور شمس اور لا احب الافلین کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ مناظرہ کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ اب جاؤ کافی بحث ہو چکی ہے۔ میری طبیعت اچھی نہیں۔ میں زیادہ گفتگو نہیں کر سکتا۔ اس پر وہ لوگ چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ابراہیمؑ اٹھ کر چپکے سے بت خانہ میں گئے۔ اور چھوٹے بتوں کو توڑ ڈالا۔

بس اتنا قصہ ہے، اس میں کچھ شک نہیں کہ ابراہیمؑ راستباز تھے۔ ان کی طبیعت ضرور یا تو پہلے سے ناساز ہو گی۔ یا ساری برادری کی کیں کیں سے جو ایسے مباحثوں کے وقت ہونی لازمی ہے، ناساز ہو گئی ہو گی ایک ادھر سے کھینچتا ہو گا۔ دوسرا ادھر سے۔ غرض انہوں نے سر کھا لیا ہو گا۔ کیونکہ اس زمانہ میں پریذیڈنٹ میر مجلس تو ہوتے نہ تھے۔ اور برادری یوں بھی سر کھانے کا حق رکھتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شدید سر درد ہو گیا ہو گا غرض انہوں نے مشکل سے ان لوگوں سے پیچھا چھڑایا۔ جب وہ چلے گئے۔ تو آپ آرام کے لئے لیٹ گئے۔ اور کچھ مدت کے بعد جب درد کو سکون ہوا تو بت توڑنے کو نکلے۔ یہ کہنا کہ بیمار تھے تو چل پھر کیونکر سکتے تھے غلط ہے۔ کیونکہ ٹائی فائڈ یا فالج یا وجع المفاصل کے بیمار تو نہ تھے۔ کہ ہل نہ سکتے۔ اگر ایسے ہوتے تو ایسا جنگی مباحثہ کیونکر ہو سکتا۔ جو غالباً ایک شام سے شروع ہو کر دوسری شام تک رہا ہو گا۔ ورنہ کوکب اور چاند اور سورج سب کا طلوع اور غروب کیونکر دیکھا جا سکتا۔ اور ایسے مباحثہ کے بعد جو غروب آفتاب کے وقت بند ہو۔ انہوں نے رات بھر ضرور آرام کیا ہو گا۔ صبح کو جب لوگ اپنے کاموں پر چلے گئے۔ تو ان کے لئے اچھا موقعہ تھا کہ بت شکنی کریں۔

بالفرض اگر رات بھر نہیں بلکہ گھنٹہ دو گھنٹہ بھی آرام کیا تھا۔ تب بھی بت توڑنا مشکل کام نہ تھا۔ کیونکہ مباحثہ کی سر دردی دو گھنٹے آرام لے کر بھی جا سکتی ہے۔ اور مباحثہ کے لئے تو وہ سقیم تھے۔ کیونکہ وہ دماغی کام تھا۔ مگر بت توڑنا صرف جسمانی کام تھا۔ اس لئے وہ کر سکتے تھے۔ بلکہ جسمانی کام تو دماغی کوفت کو دور کر دیتا ہے کیونکہ دماغ آرام کرتا ہے۔ اور جسم کام کرتا ہے غرض یہاں سقیم کے معنی صرف عارضی کوفت اور تکان اور سر درد وغیرہ ہے۔ زیادہ نہیں ورنہ مباحثہ کس طرح ہو سکتا۔ پھر کچھ آرام کر کے محض ایک جسمانی کام کرنا یعنے بتوں کو توڑ ڈالنا ایک دماغی کوفت اور تکان والا بخوبی کر سکتا ہے۔ اور وہ بت بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے اور نازک تھے کہ صرف ایک ہاتھ کی مار سے ٹوٹ جاتے تھے۔ جیسا کہ ضربًا بالیمین سے معلوم ہوتا ہے۔ سو اس ساری واردات میں جھوٹ کہاں سے آیا۔ انہوں نے اپنے تئیں مریض تو نہیں کہا صرف سقیم ہی کہا ہے۔ اور وہ معمولی شکایات کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کلام میں کچھ نقص ہو تو اسے بھی کلام سقیم کہہ دیتے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ وہ ایسا مرض ہو جو گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ والا حال رکھتا ہو۔ بعض دفعہ کمزوری اعصاب کی وجہ سے وہی انسان ابھی مردہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اور تھوڑی دیر میں اٹھ کر کام بھی کرنے لگ جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر اس طرح بیمار ہو جایا کرتے تھے۔ کہ گویا قریب المرگ ہیں۔ پھر تھوڑی دیر میں اٹھ کر تصنیف کے کام میں اسی طرح مصروف ہو جاتے تھے۔ سو ایسی بھی کئی بیماریاں ہوتی ہیں۔ خصوصاً درد اور دوران والی امراض ؂

(۹۰) دُعا بھی عبادت ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ الدعاء ھو العبادۃ۔ یعنے دُعا ہی تو اصل عبادت ہے۔ اس مضمون کی اصل قرآن مجید میں موجود ہے۔ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِیۡ سَیَدۡخُلُوۡنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیۡنَ (مومن) یعنے خدا کا حکم ہے۔ کہ لوگ مجھ سے دعا کیا کریں۔ میں ان کی دُعائیں قبول کروں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو تکبر کے مارے میری یہ عبادت نہیں کرتے وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ سو یہاں دعا کا نام عبادت ہی رکھا ہے ؂

(۹۱) بدی کا عِلاج

بدی کا علاج بدی بھی ہے۔ اور بدی کا علاج نیکی بھی ہے۔ مگر دونوں طریقۂ علاج برابر نہیں ہیں۔ بدی کے بدلے بدی کرنا جو طریق علاج ہے۔ وہ ادنےٰ ہے۔ اور بدی کے بدلے نیکی کر کے اس کا علاج کرنا یہ طریقہ خدا تعالےٰ کو بہت پسند ہے۔ دونوں طریقے علاج کے برابر نہیں ہو سکتے۔ موخر الذکر طریقہ زیادہ موثر اور اعلےٰ لوگوں کی سنت ہے ؂

ایک جگہ فرمایا کہ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثۡلُهَا اور دوسری جگہ ارشاد کیا۔ وَلَا تَسۡتَوِی الۡحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ ؕ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے مثال علوم

معرفتِ الٰہیہ اور اُس کے حصول کے طرق

از جناب مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

توحید کی کامل تعلیم

ویسے تو ہر مذہبی الہامی کتابوں نے خدا کی ہستی کا مسئلہ پیش کیا۔ اور معرفتِ الٰہیہ کے متعلق بھی تعلیم دی۔ لیکن وہ تعلیم ایسی ہی تھی۔ جس کے اثرات ایک حد تک پائے جانے کے بعد آخر مٹ گئے چنانچہ قوم ہنود اور قوم یہود اور قوم نصاریٰ وغیرہ میں خدا کی ہستی اور اس کی معرفت کا نقشہ جو ان قوموں کے نمونہ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ کہ قوم ہنود ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی پوجاری ہے۔ اور آریہ سماج والے جو اپنے تئیں ویدوں کی صحیح تعلیم کے ماہر اور حامل قرار دیتے ہیں۔ وہ بھی مادہ اور رُوح کو خدا کی طرح ازلی اور غیر مخلوق مان رہے ہیں۔ یہود کو جس خدا کا پتہ دیا گیا۔ وہ بھی پیکر محسوس کے خوگر ہونے کے باعث خود حضرت موسےٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ جس طرح بُت پرستوں نے عبادت کے لئے بُت بنائے ہوتے ہیں۔ ہمارے لئے بھی ایک ویسا ہی بُت بنا دے۔ قوم نصاریٰ نے بھی اسی پیکر محسوس کے خیال کے باعث جو یہود میں تھا۔ خدا کو باپ بیٹے۔ روح القدس کی تثلیثی شکل میں دیکھنا چاہا۔ اور توحید کو مٹا کر اس کی جگہ تثلیث کا عقیدہ گھڑ لیا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور آپ کی تعلیم کامل کی وجہ سے باوجودیکہ ساڑھے تیرہ سو سال سے بھی اوپر زمانہ جا رہا ہے۔ آپ کی اُمت باوجود کئی فرقوں میں بٹ جانے کے توحید کے عقیدہ سے علیحدہ نہیں ہوئی۔ اور پانچ وقت ہر شہر اور ہر گاؤں کی آبادیوں میں توحید کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ کس قدر تعجب خیز بات ہے کہ مسیح اسرائیلی کی قوم چھ سو سال کے اندر اندر توحید کا عقیدہ بھول گئی۔ اور ایک کی جگہ تین کا عدد خدا کے لئے گھڑ لیا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت مسیح کی قوم کی مذہبی زندگی کا زمانہ جو چھ سو سال تک تھا۔ اس سے دو چند مدت سے بھی زائد عرصہ تک گزرنے پر توحید پر قائم ہے۔ پس یہی تعلیم کامل۔ اور قابلِ تعریف ہے۔ اگرچہ قرآن کریم کے ہر ایک صفحہ میں یہ پائی جاتی ہے لیکن اللہ تعالےٰ کی معرفت اور اس کی توحید کے متعلق بعض مقامات سے اس کا کچھ نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔

معرفتِ الٰہی کا مسئلہ

قرآن کریم نے خدا تعالےٰ کی معرفت کا مسئلہ انسان کے لئے اسی طرح پیش کیا ہے جس طرح کہ اس کے سمجھنے کے لئے انسانی استعداد اور انسانی فطرت اور انسانی فہم و ادراک کا اقتضاء ہے۔ چنانچہ کائناتِ عالم میں ہر ایک چیز کی معرفت اور شناخت کا طریق دو ہی طرح سے ہو سکتا ہے۔ یعنی مابہ الامتیاز اور مابہ الاشتراک کی دو طرح کی صفات۔ مابہ الامتیاز کے وصف سے وہ معرفہ کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے اور مابہ الاشتراک سے نکرہ کی۔ مثلاً زید معرفہ ہے۔ اس لئے کہ زید کو متعین شخصیت کے لحاظ سے جو خصوصیت حاصل ہے۔ وہ اس کے لئے مابہ الامتیاز کے طور پر اس میں پائی گئی۔ جو معرفہ کی تعریف سے ہے۔ اور زید انسان ہے۔ اور انسان ہونے کے لحاظ سے زید نکرہ بھی ہے۔ اس لئے کہ زید انسان ہونے سے متعین شخصیت سے الگ ہو کر غیر متعین حیثیت میں جو لفظ انسان کے عام مفہوم میں پائی جاتی ہے۔ بوجہ وصف مابہ الاشتراک کے جو سب انسانوں میں پایا جاتا ہے۔ زید انسان کی حیثیت میں ہونے سے نکرہ کی تعریف میں آگیا۔ تو ہر ایک چیز اپنی معرفت کے لئے مابہ الامتیاز۔ اور مابہ الاشتراک کے دو وصف ضرور اپنے لئے رکھتی ہے۔ چونکہ انسان اس دُنیا میں کائنات عالم کے اس منظر کے لحاظ سے جو اس کے سامنے ہے۔ خدا تعالےٰ کی شناخت اسی طریق پر کر سکتا تھا۔ جو اس کے دائرہ فہمید اور دائرہ ادراک سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی معرفت کا مسئلہ قرآن کریم میں بھی اسی حیثیتِ استعداد انسانی کو ملحوظ رکھ کر بیان کیا گیا ہے۔ ورنہ خدا کی ہستی جو غیب الغیب اور وراء الوراء ہے اس تک انسان کے فہم کی رسائی کہاں۔ قرآن کریم نے خدا تعالےٰ کی معرفت کے لئے دو طرح کی صفات پیش کی ہیں۔ ایک تنزیہی صفات جو اللہ تعالےٰ کے لئے بطور مابہ الامتیاز کے پائی جاتی ہیں۔ اور اسی وجہ سے خدا تعالےٰ کی شان لیس کمثلہ شیء کے الفاظ میں پیش کی گئی۔ اور دوسری تشبیہی صفات جو اللہ تعالےٰ کے لئے بطور مابہ الاشتراک کے پائی جاتی ہیں۔ اور جن کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی شان ولہ المثل الاعلیٰ کے الفاظ میں ظاہر کی گئی۔ اور ان دونوں طرح کی صفات کے لئے قرآنی تعلیم میں فقرہ سبحان اللہ اور الحمد للہ کو بھی پیش کیا گیا ہے۔ پہلا فقرہ تنزیہی صفات کے لئے اور دوسرا تشبیہی صفات کے لحاظ سے اسی طرح لا الہ الا اللہ بھی تنزیہی صفات کے لئے۔ اور اللہ اکبر تشبیہی صفات کے لئے پایا جاتا ہے پھر سورۂ فاتحہ تشبیہی صفات کا اظہار کرتی ہے اور سورۂ اخلاص یعنی قل ھو اللہ تنزیہی صفات کا:۔

تشبیہی صفات کے فیوض سے عالمین کا وجود ظہور نما ہوا ہے۔ جیسا کہ الحمد للہ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین کی چار صفات سے جو ام الصفات ہیں ظاہر ہے۔ یعنی صفت رب۔ صفت رحمٰن۔ صفت رحیم۔ صفت مالک یوم الدین اور کائناتِ عالم کا سارا نظام انہی چاروں صفات کے فیوض کا اثر ہے۔

کائنات عالم کی ہستیاں جو ان چاروں صفات کا فیض ہیں۔ وہ بھی دو طرح پر ہیں۔ ایک ظاہری مخلوق جو آنکھوں سے نظر آتی ہے۔ دوسری وہ جو نظر نہیں آتی۔ وہ جو نظر نہیں آتی۔ وہ بھی دو طرح پر ہے۔ ایک وہ جو آنکھ کے سوا دوسرے حواس سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جیسے آوازیں جو آنکھ کو نظر نہیں آتیں۔ لیکن کان انہیں محسوس کر لیتے ہیں۔ اور خوشبو جسے آنکھیں تو نہیں دیکھ سکتیں۔ لیکن ناک کی قوتِ شامہ اسے محسوس کر لیتی ہے۔ اور ذائقے جو آنکھ تو معلوم نہیں کر سکتی۔ لیکن زبان کی قوت ذائقہ اسے چکھ کر معلوم کر لیتی ہے۔ ایسا ہی سردی اور گرمی اور نرمی اور درشتی کو بھی حسِ لامسہ کے ذریعہ معلوم کیا جاتا ہے۔ ان کے سوا کچھ اور چیزیں ہیں۔ جیسے رُوح۔ اور عقل اور علم اور محبت اور عداوت وغیرہ وغیرہ یہ چیزیں آنکھ۔ کان۔ زبان اور ناک اور ہاتھ کے ٹٹولنے سے معلوم نہیں ہوتیں۔ بلکہ اپنے اثرات کے ذریعہ معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً جسم ہمیں نظر آتا ہے۔ اور روح ہمیں نظر نہیں آتی۔ تو روح کی معرفت اور اس کا علم ہمیں رُوح کے اثرات اور روح کے افعال سے معلوم ہو سکے گا۔ جو جسم اور جسم کے اعضاء کے ذریعہ ہم پر ظاہر ہوں گے۔ اسی طرح سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنی صفاتِ تشبیہی کے ذریعہ الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین کے الفاظ میں اپنی معرفت کا مسئلہ پیش کیا۔ اور بتایا ہے۔ کہ العالمین کا وجود تمہارے سامنے ہے۔ اور اللہ کی ہستی پوشیدہ ہے۔ اب پوشیدہ کی معرفت حاصل کرنے کے لئے اپنی قوتِ متفکرہ سے العالمین کے وجود پر غور کیا جائے۔ تو العالمین کے وجود میں ہمیں محامد کی شان جلوہ گر نظر آتی ہے۔ جن میں سے ربوبیت کی حمد سے رب کی صفت کا اور رحمانیت کی حمد سے رحمان کی صفت کا اور رحیمیت کی حمد سے رحیم کی صفت کا اور مالکیت یوم الدین کی حمد سے مالک یوم الدین کی صفت کا ظہور معلوم ہوتا ہے۔

پس ایک عارف انسان کی نظر میں الحمد للعالمین کا فقرہ بلحاظ عارفانہ بصیرت کے درست نہیں ہوگا۔ یعنے یہ کہ حمد حقیقی عالمین کے لئے ہے بلکہ الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین کا کلام جو قرآن کریم میں پیش کیا گیا ہے وہی درست ثابت ہوگا۔ اس لئے کہ عالمین کا وجود خود بخود نہیں۔ اس میں جو محامد جلوہ نما ہیں وہ بھی العالمین کی طرف منسوب نہیں کی جاسکتیں۔ اور نہ ہی عالمین کا وجود ان محامد کا حقیقت کے لحاظ سے مستحق ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی ہستی جو حسب ارشاد قل اللہ خالق کل شیءٍ۔ ہر چیز کی پیدا کرنے والی ہے۔ وہی ان محامد کی حقیقی مستحق قرار پائے گی۔ کیونکہ مخلوق کے محامد اور محاسن دراصل خالق کے محامد اور محاسن کا اثر اور فیض ہے۔ پس جب عارف انسان العالمین کے وجود کو ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور مالکیت کے فیوض کا مظہر اور اللہ تعالےٰ کی صفات کا جلوہ گاہ اور معرفت الٰہیہ کے لحاظ سے آئینۂ خدا نما کی حیثیت میں مشاہدہ کرتا ہوا عالمین کے وجود سے اللہ العالمین کے وجود کی طرف شہودی طور پر منتقل ہوتا ہے۔ تو اس کی عرفانی ترقی شنید سے دید میں اور غیب سے شاہدہ میں تبدیل ہونے سے اسے مجبور کر دیتی ہے۔ کہ وہ صنعت التفات کے طور پر بجائے ایاہ نعبد و ایاہ نستعین کہنے کے جو غائب کی ضمیر سے ہے بضمیر خطاب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہے۔ اور اس عارفانہ بصیرت سے جس کے ذریعہ عارف انسان العالمین سے الٰہ العالمین کو شاہدہ کرتا ہے۔ اور پھر الٰہ العالمین کی تجلی کو شاہدہ کرنے سے العالمین کا وجود اس کی نظر سے پوشیدہ ہو جاتا ہے جس طرح کہ محجوب انسان کی نظر میں عالمین ظاہر اور الٰہ العالمین پوشیدہ ہوتا ہے ۔

پس یہ فنا نظری جو عارف کی نظر میں الٰہ العالمین کے شاہدہ سے عالمین کو مخفی کر دیتی ہے۔ اور معرفت کے پروں سے پرواز کرنے سے اس بلند ترین مقام تک جا پہونچاتی ہے جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے الصلوٰۃ معراج المومن کے الفاظ میں معراج قرار دیا ہے۔ اور جس میں عالمین بمع نعبد اور نستعین کے قائلین اور متکلمین کے وجود کے سب کچھ فنا نظری کے نیچے عارف کی نظر سے بالکل غائب معلوم ہوتا ہے۔ اور شاہدہ حق کے سوا کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔ یہی وہ مقام ہے جس کے حصول کا نام انعام رکھا گیا ہے۔ اور جس کی طلب دعا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کے الفاظ میں ہر مومن کے لئے ضروری قرار دی گئی ہے۔ اور جس سے محرومی انسان کو مغضوب اور ضالین کی صنف کے محجوب لوگوں سے کر دیتی ہے - اور یہی وہ انعام ہے۔ جس کے مدارج نبوت اور صدیقیت اور شہیدیت اور صالحیت کے چہار مدارج منعمین سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جنہیں تمثیلی زبان میں بہشت کی چار نہروں سے جو مصفےٰ پانی اور دودھ اور شراب طہور اور عسل مصفےٰ کی پائی جاتی ہیں۔ تعبیر کیا گیا ہے۔ اور جنہیں اللہ تعالےٰ کی مظہریت کے لحاظ سے صفت رب اور صفت رحمان اور صفت رحیم اور صفت مالک یوم الدین کی چاروں صفات کے فیوض کے نیچے شئون متناسبہ کی رعائت سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اور یہی وہ مقام عبودیت کاملہ اور معرفت تامہ کا ہے۔ جس کے ذریعہ انسان کو صفات الٰہیہ کی مظہریت کا مرتبہ نصیب ہوتا ہے اور مظہریت کی کیفیت حسب ذیل طریق پر پائی جاتی ہے۔

مظہریت کی کیفیت

ایاک نعبد و ایاک نستعین کے الفاظ میں تخلقوا باخلاق اللہ کے ارشاد نبوی اور صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ کے ارشاد ایزدی کے مقصد کے لحاظ سے عبادت کا اصل مقصد سورۃ فاتحہ کی صفات اربعہ کی مظہریت کا کمال حاصل کرنا ہے۔ اور اس کے حصول کا طریق یہ ہے۔ کہ انسان اپنی فطرت سلیم کے صحیح اقتضاء کے لحاظ سے طبعاً محامد اور محاسن کی طرف میلان رکھتا ہے۔ اور اسی وجہ سے محامد اور محاسن جن ہستیوں میں پائے جاتے ہوں۔ ان سے محبت کرتا ہے۔ اور انسان کے محمود ہستیوں سے محبت کرنے کے خود یہی معنے ہیں۔ کہ وہ ایسے محامد اور محاسن سے خود متصف ہونے کو پسند کرتا ہے۔ اور وصل کے لئے ایک محب کا اپنے محبوب پر قربان ہونے سے اپنی ہستی اور خودی کو مٹانے کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ اپنی نیستی سے اپنے وجود کو آئینہ صفت بنانا چاہتا ہے۔ جس میں وہ چاہتا ہے۔ کہ اس کا محبوب ہی اپنی شان محمودانہ کے ساتھ جلوہ دکھانے والا ہو۔ اسی فطری تقاضا اور میلان طبعی کے لئے اللہ تعالےٰ نے سورۃ فاتحہ میں اپنے محامد اور محاسن کو پیش کیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنی محامد کی شان اپنے فیوض کو تمام کائنات کے لئے وقف کرنے اور صرف کرنے میں دکھائی ہے۔ اور اس طرح سے بتایا ہے۔ کہ ہر طرح کی کامل اور حقیقی حمد اللہ کے لئے ہے۔ کیونکہ وہ ساری مخلوقات کو پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہے اور بلا محنت اور سوال کے بھی قیام زندگی اور بقائے زندگی کے اسباب مہیا کرنے والا ہے۔ اور محنت اور سوال پر بھی ضرورتوں اور حاجتوں کو پورا کرتا ہے۔ اور پھر جزا اور نتائج کے موقعہ پر انسان کو ایک طرف اپنا مظہر بنا دیتا ہے۔ اور دوسری طرف دنیا کے لئے اس کی زندگی کو دین کے لحاظ سے نمونہ بنا کر اسے جہان کے لئے رحمت بنا دیتا ہے۔ پھر جس طرح خدا تعالےٰ نے اپنی صفات کے فیوض کو سب مخلوق کے لئے وقف کئے ہوئے ہے۔ اسی طرح اس کا کامل عبد بھی قل ان صلواتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین کے ارشاد کے مطابق اپنی زندگی افاضۂ خلق کے لئے وقف کر دیتا ہے ۔

پس انسان کا کامل عبد ہونا انہی معنوں میں پایا جاتا ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کی صفات کی مظہریت میں عالمین کے لئے ربوبیت کے فیض کے لحاظ سے بھی وقف ہو جائے۔ رحمانیت کے فیض کے لحاظ سے بھی رحیمیت کے فیض کے لحاظ سے بھی۔ اور مالکیت یوم الدین کے فیض کے لحاظ سے بھی۔ اور اگر انسان غور کرے۔ تو کائنات عالم کے مظاہر اور بڑے جیسے کہ ملائکہ اور عناصر اور اجرام سماویہ ارضیہ ہیں سب کے سب اللہ تعالےٰ کی صفات کی مظہریت میں کام کر رہے ہیں۔ سورج چاند اور ستاروں کو ہی دیکھو۔ ہوا۔ بادل اور بارش اور زمین کی طرف ہی نظر ڈالو کہ ان کی ہستی کس طرح مخلوق کے افاضہ کے لئے وقف شدہ معلوم ہوتی ہے۔ اور عالمین میں سے کوئی نیک ہو یا بد سب کے لئے اپنے فیض کو اور اپنی خدمات افاضہ کو برابر پیش کر رہی ہیں۔ گویا نہ کسی سے کینہ ہے نہ عداوت نہ کسی سے بخل ہے نہ کپٹ۔ اور یہ سب چیزیں انسان کے لئے خادم بنائی گئی ہیں۔ اور انسان ان سب کے لئے مخدوم اور احسن تقویم میں پیدا کیا گیا ہے ۔

پس اگر انسان کے خدام اللہ تعالیٰ کی مظہریت میں دنیا کو فیض پہونچا رہے ہیں۔ تو انسان جو سب کا مخدوم بنایا گیا ہے۔ اگر وہ بعض عوارض نفسانیہ کے نیچے محجوب نہ ہو۔ تو وہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے۔ کہ اس کا وجود جو تمام کائنات عالم کے بالمقابل جامع کمالات کی حیثیت و استعداد میں پیدا کیا گیا۔ وہ اسی الٰہی مظہریت کے اعلےٰ خلعت کو پہنکر زیادہ تر دنیا کے لئے مفید ثابت ہو۔ اور بحیثیت خلیفۃ اللہ اور نائب خدا ہونیکے سب مخلوقات سے بڑھکر افاضہ کا نمونہ پیش کرنے والا ہو۔

عقلی استدلال

پھر سورۂ فاتحہ میں الحمد للہ رب العلمین سے مالك یوم الدین تک کے الفاظ میں خدا کی معرفت کا مسئلہ عقلی طریق پر پیش کیا گیا ہے۔ اور اھدنا الصراط المستقیم کی دعاء کے الفاظ جو ولا الضالین تک ہیں۔ ان کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی معرفت کو عملی مجاہدات کے ذریعہ فیوض حاصل کرنے پر حالی طریق سے پیش کیا ہے۔ جس طریق سے صاحب حال لوگ معرفت الٰہیہ کو نہ صرف عقل اور قال تک ہی حاصل کرتے ہیں۔ بلکہ معرفت تامہ کے کامل نور سے اپنی روح اور روح کی تمام قوتوں اور جسموں کو منور کرتے ہیں۔

عقلی معرفت یہ ہے کہ انسان العالمین پر غور کرنے سے سورۂ فاتحہ کی صفات اربعہ کے نیوس کے ذریعہ استدلال کے طریق پر عقلی طور سے یہ سمجھ لے کہ اس عالمین کے وجود کو ایسی صفات والی ہستی نے پیدا کیا ہے۔ اور اس عقلی طریق سے صنعت کو دیکھکر صرف ضرورت صانع محسوس کرنے کے لحاظ سے الٰہی معرفت کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ اور اس درجہ کی معرفت سے جو عقلی استدلال کا نتیجہ ہے۔ انسان کلی طور پر شکوک و شبہات سے نجات نہیں پا سکتا اس لئے کہ ایک استدلال کے نتیجہ کی صحت پر اگر دوسرے طریق استدلال سے کوئی شبہ وارد ہو جائے۔ تو وہ یقین کا درجہ جو پہلے استدلال سے حاصل ہوا تھا۔ اس میں شبہ پیدا ہونے سے وہ قائم نہ رہ سکا۔ لیکن وہ معرفت جو صراط مستقیم یعنی نبی کی پیش کردہ ہدایت اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ چونکہ العالمین کی طرف سے کسی عقلی استدلال کے طریق پر حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ براہ راست رب العالمین اور خالقِ موجودات کی طرف سے حاصل ہوتی ہے۔ اور صاحب حال کو بطور حال کے نصیب ہوتی ہے۔ نہ بطور قال کے۔ اس لئے عارف صاحب حال جو خدا سے معرفت حاصل کرتا ہے اس کی معرفت کاملہ تامہ کا نور اس کے سارے وجود کے ذرہ ذرہ کو منور کرتا ہے جس کے بعد شکوک و شبہات کی تاریکی کا یہاں کچھ بھی گذر نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

العاقلون بعالمین یرونہ
والعارفون بہ رأوا اشیآء

یعنی عقل والے جہان کے ذریعہ اس کی رویت حاصل کرتے ہیں۔ اور عارف لوگ خدا کے ذریعے جہان کی اشیاء کو دیکھتے ہیں۔

قرآن کریم میں ضیاع وقت سے روکنے کا ارشاد

الفضل مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۳۸ء میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے "وقت ضائع کرنا" کے عنوان کے ماتحت کسی شخص کے اس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ وقت ضائع کرنا بڑی بھاری غلطی ہے۔ مگر قرآن نے اس کے متعلق کچھ نہیں فرمایا:۔

جو کچھ حضرت میر صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ وہ بھی لطیف ہے۔ مگر اس کے علاوہ میرے نزدیک ایک اور مقام بھی ہے۔ جو پورے طور پر اس مضمون کو بیان کرتا ہے۔ اور وہ سورۃ والعصر ہے جہاں فرمایا ہے۔ والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔ یعنی قسم ہے وقت کی۔ ہر انسان گھاٹے میں ہے۔ مگر وہ جو ایمان لائے۔ اور جنہوں نے نیک کام کئے اور دوسروں کو سچ کی نصیحت کی۔ اور استقلال سے اسکی نصیحت کی۔

وقت ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو کسی تدبیر سے صرف ہونے سے رک نہیں سکتا ہر منٹ سکنڈ جو گذر جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے چلا جاتا ہے۔

انگریزی میں ایک ضرب المثل ہے You can't set back the hands of a clock جس کے معنے ہیں۔ کہ گھڑی کی سوئیاں واپس نہیں ہو سکتیں۔ مراد یہ ہے۔ کہ گیا ہوا وقت واپس نہیں آسکتا۔

ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے۔ وہ ایک محدود وقت کے لئے آتا ہے۔ خواہ وہ سو سال یا اُس سے اوپر ہی کیوں نہ ہو۔ اور جس قدر بھی وقت ہو وہ سیکنڈ سیکنڈ اور منٹ منٹ کر کے گذرتا جاتا ہے۔ اور اس طرح سالہا سال گذرتے جاتے ہیں۔ ہر سیکنڈ جو جاتا ہے واپس نہیں آتا۔ ایک ایسے شخص کی عمر بھی جس نے سو سال جینا ہو۔ ایک سال گذرنے کے بعد ۹۹ سال رہ جاتی ہے جو ہر لحظہ متواتر کم ہوتی رہتی ہے۔

کہتے ہیں کہ شہنشاہ اکبر کے وقت میں سورت کے قریب ایک نابالغ راجہ تھا۔ اس کے عمائدین نے اکبر کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ اور اکبر نے فوج کشی کر کے اس پر فتح پائی۔ اور حکم دیا کہ راجہ کو جو ابھی بچہ تھا میرے سامنے پیش کیا جائے۔ اب عمائدین کو خیال ہوا کہ نہ معلوم بادشاہ کیا پوچھے۔ اور یہ کیا جواب دے۔ اور نتیجہ کیا ہو۔ چنانچہ انہوں نے اس کو سکھانا شروع کیا۔ کہ اگر یہ پوچھے تو یہ جواب دینا اور یہ پوچھے تو یہ جواب دینا۔ الغرض ملکی معاملات کے متعلق جو سوالات ان کے خیال میں پیدا ہو سکتے تھے۔ سب کے جواب اس کو سکھا دئے۔ مگر وہ لڑکا بے حد ذہین تھا۔ جب یہ سب کچھ ہو چکا تو اس نے کہا کہ یہ تو میں نے یاد کر لیا ہے۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ اگر بادشاہ نے یہ نہ پوچھا۔ بلکہ کوئی اور ہی سوال کر دیا تو پھر میں کیا کروں۔ کیا آپ لوگوں کو بلواؤں۔ اس سے وہ بہت شرمندہ ہوئے۔ اور انہوں نے کہا اچھا آپ اپنی عقل سے ہی جو جواب مناسب ہو دیں۔

چنانچہ ہوا بھی ایسا ہی۔ جب اکبر کے پاس وہ پیش ہوا تو اس کو چھوٹا بچہ دیکھکر اکبر نے ملکی معاملات کے متعلق اس سے کوئی سوال نہ کیا۔ بلکہ پہلا سوال یہ کیا کہ تمہاری عمر کیا ہے۔ اس ذہین بچہ نے جواب دیا یہ تو مجھکو معلوم نہیں کہ میری عمر کیا ہے۔ ہاں اس قدر معلوم ہے۔ کہ جس قدر میری عمر ہے اُس میں سے گیارہ سال گذر چکے ہیں۔ بادشاہ اس عجیب جواب سے بہت خوش ہوا۔ اور اس کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اٹھا لیا۔ اور کہا دیکھو تم چھوٹے سے تو ہو۔ تم نے میرے برخلاف بغاوت کی۔ اب میں نے تم کو اُٹھایا ہوا ہے۔ بتاؤ کہاں پھینکوں۔ اس نے کہا کہ بادشاہ تو اگر کسی کا ایک بازو پکڑے تو وہ بہت کچھ پا لیتا ہے آپ نے میرے دونوں بازو پکڑے ہیں جہاں چاہیں پھینک دیں۔ کہتے ہیں بادشاہ نے اس کو اپنے ملک پر بحال رکھا۔ اور صرف یہ نصیحت کی کہ آئندہ بغاوت نہ کرنا

یہ قصہ گو میں نے سارا بیان کر دیا ہے۔ مگر اس مضمون سے تعلق اس کے جواب کے اسی حصہ کو ہے۔ جس میں اس نے کہا۔ کہ میری عمر میں سے گیارہ سال جا چکے ہیں۔ یا اصل عمر بقدر گیارہ سال کے کم ہو چکی ہے۔

اسی طرح قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ ہر انسان عمر کے لحاظ سے گھاٹے میں جا رہا ہے۔ اور اس کا گواہ وقت ہے۔ جو کبھی نہیں رکتا۔ گویا عمر کا گھٹتے رہنا لازمی ہے۔ اب جو وقت کام میں لگ جائے اس کو ضائع ہونا نہیں کہتے۔ اور جو خرچ ہوا اور اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلے اس کو ضائع ہونا کہتے ہیں۔

قرآن کریم کہتا ہے کہ ہر گذرنے والا وقت جو لازماً انسان کی عمر میں سے کم ہو رہا ہے۔ ضائع جاتا ہے۔ سوائے اس کے جو حالت ایمان اور بجا آوری اعمال صالحہ میں گذرے۔

پس قرآن کریم تو بڑے زور سے توجہ دلاتا ہے۔ کہ نہ صرف یہ کہ جو وقت فضول کاموں میں خرچ کیا جاتا ہے۔ ضائع جاتا ہے۔ بلکہ ہر وہ وقت جو اچھے کاموں میں صرف نہ ہو ضائع جاتا ہے۔

پھر ایک اور مسئلہ کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور تضییع اوقات کے عام نقطۂ نظر سے باریک تر اور بلند تر ایک نقطۂ نظر بیان کرتا ہے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی نیکی کو مکمل نہیں سمجھتا جب تک اس کا اثر فرد سے گذر کر قوم پر یا دوسرے لوگوں پر نہ پڑے۔ چنانچہ اعمال صالحہ بھی تب ہی اعمال صالحہ پورے طور پر کہلا سکتے ہیں۔ جب شخصی اصلاح کے بعد انسان قومی اصلاح کا کام کرے اور دوسروں کو حق کی وصیت کرے جب یہاں تک کام ہو جائے تو سمجھا جاتا ہے کہ یہ حصہ عمر کا ضائع نہیں ہوا۔ بلکہ کام میں صرف ہوا۔ لیکن اس سارے صرف کردہ وقت کے ضائع ہو جانے کی ایک منزل اور باقی ہے۔ جس میں سارا کیا کرایا بے کار ہو جاتا ہے اور وہ وقت جو عام تعریف کے ماتحت کام میں لگایا گیا تھا۔ ضائع ہو جاتا ہے اور یہ اس طرح کہ جب انسان قومی اصلاح کے کام کو اس قدر استقلال اور تواتر سے نہیں کرتا کہ اس کا اثر قوم پر ظاہر ہو۔ بلکہ ادھورا چھوڑ دیتا ہے۔ اس طرح وقت کے ضائع ہو جانے کے آخری مرحلہ سے بچانے کے لئے فرمایا۔ تواصوا بالصبر یعنی مومن نیکی کی تحریک اس استقلال اور تواتر سے کرتا ہے کہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور جو اغیار کی اصلاح اس کے پیش نظر ہے وہ واقع ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح وقت کا پورا فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور وقت بالکل ضائع نہیں جاتا۔

(ملک) مولا بخش پنشنر

نمائندگان مجلس مشاورت کیلئے اعلان

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء آپ کو مل گیا ہوگا۔ لیکن ابھی تک بہت سی جماعتوں کی طرف سے نمائندگان کے انتخابات کی اطلاعات دفتر ہذا میں نہیں پہنچیں۔ ایجنڈا سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ امسال کی مجلس مشاورت ایک اہم اجلاس ہے اس لئے چاہیئے کہ ہر جماعت اپنے قابل ترین نمائندگان بھیجنے کی کوشش کرے۔ اور انتخاب کی اطلاع دفتر ہذا میں دے۔ شرائط نمائندگی کے لئے اخبار الفضل مورخہ ۸ فروری ۱۹۳۸ء ملاحظہ فرمادیں۔ خاکسار ... سیکرٹری

نتیجہ امتحان سالانہ ۱۹۳۸ء مدرسہ احمدیہ

مدرسہ احمدیہ میں سات جماعتیں ہیں۔ جن میں سے اول تا ششم چھ جماعتوں کا سالانہ امتحان ۱۲ مارچ ۱۹۳۸ء سے شروع ہو کر ۲۴ مارچ ۱۹۳۸ء کو ختم ہوا۔ ذیل میں ان جماعتوں کا نتیجہ شائع کیا جاتا ہے۔ اور پاس ہونے والوں کی فہرست لکھی جاتی ہے۔ میں کامیاب ہونے والے طلبہ اور ان کے سرپرستوں کو امتحان میں کامیابی پر مبارکباد کہتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ تمام طلبہ دس اپریل ۱۹۳۸ء کی شام تک قادیان پہنچ جائیں گے۔ تاکہ گیارہ اپریل ۱۹۳۸ء بروز دوشنبہ مدرسہ کے کھلنے پر وہ مدرسہ میں وقت پر حاضر ہو سکیں۔ کیونکہ جو طالب علم گیارہ اپریل کو حاضر نہ ہوگا۔ اس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔ اس فہرست میں جن طلبہ کے نام شائع نہیں ہوئے۔ وہ فیل شدہ ہیں۔ جن طلبہ کا بعض مضامین میں دوبارہ امتحان ہوگا۔ وہ بیس اپریل کو سات بجے صبح مدرسہ احمدیہ کے احاطہ میں امتحان دینے کے لئے حاضر ہو جائیں۔

ساتویں جماعت کا امتحان ۲۰ اپریل ۱۹۳۸ء کو نظارت تعلیم و تربیت کی نگرانی میں شروع ہوگا۔

سید محمد اسحٰق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

نتیجہ جماعت ششم

نام طالب علم — کل نمبر ۸۰۵

غلام احمد ۵۴۹ اول میزان میں سوم دینیات میں
مقبول احمد ۵۲۹ دوم میزان اور دینیات میں
منظور احمد ۴۳۹ اول دینیات میں
خلیل الدین احمد ۴۳۴
بشیر احمد ۴۳۶
سلطان احمد ۳۹۸
عطاء اللہ ۳۹۵
عبدالقادر دہلوی ۴۰۱
عنایت اللہ ۳۶۲
عبدالقدیر ۳۶۳
عبدالودود ۳۸۱
محمد یوسف ۳۶۰
عبدالقادر ضیغم ۳۶۷

نتیجہ جماعت پنجم کل ۷۴۵

عبدالرحیم کشمیری ۴۹۷ دوم میزان میں
عبدالعزیز گجراتی ۵۱۶ اول دینیات اور میزان میں
منیر احمد ۴۳۱
غلام باری ۳۶۷
محمد یعقوب ۳۵۲
عبدالرشید ۳۷۰
عبدالوہاب ۳۴۵
محمد حسین ۳۶۶
محمد شریف ۴۰۸
بشیر الدین ۳۵۷
جلال الدین ۳۷۵
محمد خطیب ۳۵۰
مرزا نذیر احمد ۲۹۸
نصیر الدین احمد ۴۱۲
محمد امین ۳۷۰
محمد احمد ۳۵۷
عبدالعزیز گورداسپوری ۲۳۳
وقیع الزمان ۲۶۴ دوم دینیات میں
محمد رمضان ۲۲۸
فضل الٰہی ۴۶۴
عبدالقدوس ۳۶۹
عنایت اللہ ۳۱۴
غلام رسول گجراتی انگریزی میں دوبارہ امتحان ہوگا
نور الدین

نتیجہ جماعت چہارم کل ۸۱۵

محمد عثمان ۶۴۲ اول میزان اور دینیات میں
خورشید احمد ۶۰۹ دوم میزان میں
مبارک احمد ۵۵۷
بشیر الدین مالاباری ۵۵۶ دوم دینیات میں
کمال الدین ۴۴۵
محمد اسحٰق ۴۵۵
ذوالقرنین ۳۵۶
نواب الدین ۳۶۲
عبدالقیوم ۳۳۵
محمد احمد سنوری ادب اور حساب میں دوبارہ امتحان ہوگا۔
بشیر احمد ۳۸۰
ولی اللہ ۳۳۳
نسیم احمد ۴۷۵
محمد الدین ۳۴۴
عبدالرشید ۳۵۷
بشارت احمد ۴۵۳
محمد اکرم ۳۹۵
چراغ الدین ۳۶۱
عبدالعزیز ۴۳۴

نتیجہ جماعت سوم کل ۸۴۰

محمد اسحٰق ۵۲۸
منور احمد ۵۲۰
محمد صادق ۴۶۹
عبداللطیف ۶۱۱ اول میزان اور دینیات میں
غلام حسین ۳۹۷
صلاح الدین ۳۶۲
غلام احمد ۵۰۴
جلال الدین حساب میں دوبارہ امتحان ہوگا
عنایت اللہ ۳۷۷
حکیم الدین ۳۵۳
بشارت احمد شاہ پوری ۴۰۹
عبدالحق ۳۳۵
محمد شفیع ۳۰۷
عبدالقدیر ۳۵۱
عبدالقادر حساب اور ادب میں دوبارہ امتحان ہوگا۔
جمال محمد ۴۴۱
عبداللطیف ۲ ۴۷۷
فضل احمد ۴۱۲
عطاء اللہ ۴۶۹
سید مبارک احمد انگریزی اور حساب میں دوبارہ امتحان ہوگا۔
بشارت احمد سندھی ۵۹۳ دوم دینیات میں
نور الدین ۴۲۵
منصور احمد ادب اور اردو میں دوبارہ امتحان ہوگا۔
غلام رسول ۳۷۱
مصلح الدین ۵۹۶ دوم میزان میں

نتیجہ جماعت دوم فریق الف کل ۷۴۵

محمد لطیف منٹگمری ۵۱۴ دوم میزان میں
اقبال احمد ۴۵۸

نام	نمبر
محمد سرور	۳۱۰
دوست محمد	۳۴۴
محمد اسمٰعیل	۴۰۲
نذیر احمد	۴۷۶
صاحبزادہ مرزا وسیم احمد	۲۸۵
صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد	۲۷۶
محمد مالک	۳۶۵
محمود احمد اٹھوالی اول دینیات اور میزان میں	۵۴۶
صدیق احمد	۴۷۰
عبداللطیف	۲۹۷
بشیر احمد	۴۱۳
نور احمد	۳۵۳
صاحبزادہ مرزا خلیل احمد	۳۸۸
محمد یاسین	۳۶۱
محمد شریف	۳۶۹
محمد الدین	۲۹۷
رحمت اللہ دوم دینیات میں	۴۸۸
محمد اشرف	۳۶۴

جماعت دوم فریق ب کل نمبر ۴۸۵

نام	نمبر
بشیر احمد ونجواں	۲۶۶
رشید احمد	۲۹۸
محمد ابراہیم	۲۹۶
محمد یوسف	۲۶۵
عبدالکریم	۳۴۲
عطاء الرحمٰن	۳۱۰
عبدالسلام	۴۳۳
منیر احمد	۲۸۲
منظور احمد	۲۶۱
محمد حسین	۳۱۵
نصیر احمد	۲۸۸
دوست محمد	۳۳۶
عبدالحمید	۳۱۷
محمود احمد	۳۲۱
محمد سعید	۲۶۳

جماعت اول فریق الف کل نمبر ۴۱۴

نام	نمبر
عطاء الرحمٰن	۱۹۷
عبدالرشید	۲۱۰
جمال الدین	۱۵۷
محمود احمد	۲۱۰
انوار احمد	۱۶۱
ملک لطیف احمد	۲۱۸

نام	نمبر
عبداللطیف ۱؎	۱۹۲
محمد صالح	۲۰۷
عبداللطیف ۲؎	۱۷۷
آفتاب احمد	۲۲۰
محمد عبداللہ	۲۱۱
فضل کریم اول دینیات اور میزان میں	۲۸۵
عبدالقدیر	۲۳۱
عبدالحمید ۱؎	۲۳۴
رشید احمد ۱؎	۱۹۶
فیض رسول	۲۳۲
عبدالحمید ۲؎	۲۱۵
رشید احمد ۲؎	۱۴۶
حبیب اللہ	۲۲۷
بشارت حسین	۲۴۳

جماعت اول فریق ب کل نمبر ۴۱۴

نام	نمبر
محمد بوٹا	۱۳۱
غلام رسول ۱؎	۱۷۹
عزیز احمد	۱۹۳
عبدالعزیز	۱۶۱
محمد سعید کشمیری دوم دینیات میں	۱۸۹
محمود احمد کراچی دوم میزان میں	۲۶۵
صاحبزادہ مرزا رفیع احمد	۱۸۲
نثار احمد	۱۴۱
آفتاب احمد ۱؎	۱۶۴
آفتاب احمد ۲؎	۲۰۵
غلام رسول ۲؎	۱۵۶
عطاالٰہی	۱۵۹
مشتاق احمد	۲۰۵
خلیل احمد	۱۶۷
فیض احمد	۱۴۱

قابل توجہ سیکرٹریان مال

آج کل بجٹ ۳۹-۱۹۳۸ء تشخیص ہو رہا ہے چونکہ نظارت ہذا کو جماعتیں موصیاں کے بجٹ کی اطلاع نہیں دیتیں۔ اس لئے ان کا حساب درست نہیں رہ سکتا۔ حالانکہ ضروری ہے کہ ہر موصی کے بجٹ سے نظارت ہذا کو بھی اطلاع دی جاوے۔ تاکہ ان کا حساب صحیح طور پر رکھا جا سکے۔ اس لئے ہر جماعت کے سکرٹری کا فرض ہے کہ وہ موصیاں کے بجٹ کی نقل نظارۃ ہذا میں بھی ارسال کرے۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

سیرالیون

مولوی نذیر احمد صاحب سیرالیون سے لکھتے ہیں:۔ کہ ماہ جنوری میں انہوں نے وفات مسیح ناصری۔ النبوۃ فی الاسلام ظہور المسیح والمہدی۔ قرآن مجید اور بعثت مسیح موعود۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے لئے کیا کیا۔ مسیح موعود کے زمانہ کی علامات۔ مسئلہ خلافت مضامین پر پبلک لیکچر دئے۔ ان لیکچروں میں احمدیوں کے علاوہ بیس تیس شامی عرب بھی شامل ہوتے رہے۔ ہر لیکچر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا جاتا رہا۔

اخبار ڈیلی میل میں احمدی لوگ دوسرے مسلمانوں کیساتھ کیوں نماز ادا نہیں کرتے عید الاضحیٰ کے خطبہ کا خلاصہ پردہ مضمون شائع کئے گئے۔

اخبار ڈیلی کارڈین میں مسٹر سعید کمارا صاحب کے ایک لیکچر کا خلاصہ ختم نبوت ختم نبوت پر اعتراضات کے جوابات وغیرہ مضامین شائع کئے گئے۔ بحمد اللہ ان سب مضامین کا معقول طبقہ پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اللہ تعالےٰ کا تصرف ہے۔ کہ مسیحی اخبارات ہمارے مضامین شائع کر رہے ہیں۔

نائیجیریا

حکیم فضل الرحمٰن صاحب لیگوس نائیجیریا مغربی افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جماعت کی تربیت اور مالی حالت کے بہتر بنانے اور سکول میں دینیات کے اسباق کی طرف گذشتہ دنوں میں زیادہ توجہ دینی پڑی۔ تین پبلک لیکچر بھی ہوئے مقامی اخبار میں عید الاضحیٰ کے موقعہ پر شائع ہونے کیلئے ایک مضمون لکھکر شائع کردیا ہے بعض سندھی نو وارد لوگوں سے تبلیغی گفتگو کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالےٰ بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

گولڈ کوسٹ

مولوی نذیر احمد صاحب کی عدم موجودگی میں اب جملہ تبلیغی کام مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کرتے ہیں۔ اور بفضلہ تعالےٰ مدرس مبلغ برابر تندہی سے اپنے کام میں مصروف ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

عہدیداران و دیگر احباب جماعت سے گذارش

بٹالہ۔ امرت سر۔ لاہور۔ ضلع گوجرانوالہ ضلع گجرات۔ ضلع سیالکوٹ۔ ضلع شاہ پور ضلع جہلم۔ ضلع راولپنڈی۔ ضلع شیخوپورہ ضلع لائل پور۔ ضلع جھنگ۔ ضلع ملتان۔ ضلع منٹگمری وغیرہ کے احباب کرام سے گذارش ہے۔ کہ مولوی غلام احمد صاحب ارشد مولوی فاضل ایک تبلیغی دورہ کے لئے بھیجے جا رہے ہیں۔ وہ جماعت احمدیہ کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلائیں گے۔ اور ساتھ ہی چندہ نشر و اشاعت کے لئے بھی تحریک کر کے فراہمی میں حصہ لیں گے احباب اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ کیونکہ اس چندہ کی اسوقت بہت ضرورت ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

احمدیت کی صداقت کے متعلق خدا تعالیٰ کا ایک عجیب نشان

۱۹۰۲ء کا ذکر ہے کہ میں اپنے گھر کے قریب حیات نامی ایک کشمیری کی کھڈی پر جا بیٹھا۔ دوران گفتگو میں اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔ چوہدری گاؤں میں مشہور ہو چکا ہے۔ کہ تو نے مرزا صاحب کی بیعت کر لی ہے۔ میں نے کہا۔ بیعت تو ابھی نہیں کی۔ لیکن دل سے ان پر ایمان لے آیا ہوں۔ اور آپ کے دعویٰ کو صحیح تسلیم کر چکا ہوں۔ اس نے کہا۔ ہماری تو ایک شرط ہے۔ اگر وہ پوری ہو گئی تو مرزا صاحب کو مانیں گے۔ ورنہ نہیں میں نے کہا۔ تو گواہ رہ۔ کہ میں بلا کسی شرط کے ایمان لایا ہوں۔ اس نے کہا مجھ پر ایک جھوٹا مقدمہ فوجداری چل رہا ہے۔ اگر اس میں مجھے کسی نے نہ پوچھا۔ تو میں مرزا صاحب کو سچا تسلیم کر لوں گا میں نے کہا۔ تم حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے لکھو۔ تم ضرور بری ہو جاؤ گے۔ اس نے جواب دیا۔ ہزاروں مقدمات خارج ہوتے رہتے ہیں۔ یہ کوئی معجزہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی میں کوئی چٹھی مرزا صاحب کو لکھنا چاہتا ہوں کیونکہ اگر وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ تو خداوند کریم مجھ سے ضرور خارق عادت طور پر معاملہ کرے گا۔

مقدمہ یہ تھا۔ کہ ایک عورت بنام بصری جو کہ ضلع گجرات کی تھی۔ اور دایاں والی ضلع گوجرانوالہ میں اس کی شادی ہوئی تھی۔ اس کا خاوند فوت ہو گیا۔ خاوند کی وفات کے بعد اس نے حیات مذکور سے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد اس کے پہلے خاوند کے بھائی نے عدالت میں حیات کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔ اور اپنے گاؤں سے جھوٹی شہادت دلا کر عدالت کو اس عورت سے نکاح کا یقین دلا دیا۔ عدالت نے فرد جرم لگا دی تھی۔ تاریخ فیصلہ پر دونوں فریق مع اپنی اپنی پارٹی کے دروازہ عدالت کے سامنے جا بیٹھے۔ مگر کچہری برخاست ہو گئی۔ اور ان کو کسی نے آواز تک نہ دی۔ برخواستگی عدالت پر دونوں فریق مع وکلاء کے کمرۂ عدالت کے اندر داخل ہوئے۔ اور مجسٹریٹ صاحب سے عرض کیا۔ کہ آج ہماری تاریخ فیصلہ تھی۔ اور ہم دونوں فریق حاضر ہیں۔ لیکن ہم کو بلایا نہیں گیا۔ عدالت نے ریڈر کو حکم دیا۔ کہ ان کی مسل نکالو۔ جب مسل تلاش کی گئی تو مسل کا کہیں سراغ نہ ملا ہر طرح سے جستجو کی گئی۔ مگر مسل نہ ملی۔ اور نہ ہی کوئی ریکارڈ ثابت ہوا۔ عدالت نے جواب دیدیا۔ کہ جاؤ ہمارے پاس تمہارا کوئی مقدمہ نہیں۔ یہ دیکھ کر حیات مذکور بر ملا کہنے لگا۔ کہ مسل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی برکت سے گم ہو گئی ہے۔ چنانچہ وہ خوشی سے واپس آتے ہی احمدیت میں داخل ہو گیا۔ اور یہ واقعہ تمام دیہات میں مشہور ہو گیا۔ لوگ کہنے لگے۔ کہ مرزا صاحب کے آدمیوں نے رشوت دے کر مسل گم کرا دی ہے چند روز کے بعد ایک سپاہی دوبارہ حیات کے نام وارنٹ لے کر آیا۔ اور تعمیل کرائی گئی۔ کیونکہ مدعی نے دوبارہ دعویٰ دائر کیا تھا۔ لوگ کہنے لگے۔ کہ اب دیکھیں گے۔ کہ مرزا صاحب کی برکت سے مسل کہاں گم ہوتی ہے۔ حیات نے جواب دیا۔ کہ آگے تو مسل گم ہوئی تھی۔ اب یقیناً مدعی گم ہو جائیگا کیونکہ حیات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کامل ایمان ہو چکا تھا۔ جب تاریخ پڑ گئی۔ تو حیات حاضر ہو گیا۔ اور مدعی غیر حاضر تھا۔ اس کے بھائی نے عدالت میں حاضر ہو کر بیان کیا کہ میرا بھائی جو اس مقدمہ میں مدعی ہے۔ وہ طاعون سے سخت بیمار ہے عدالت نے غیر حاضری کی بنا پر مقدمہ خارج کر دیا۔ اور مدعی اسی بیماری سے فوت ہو گیا۔ حیات مذکور خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا اور تمام مخالف اور باقی سب لوگ

فارم تشخیص آمد بابت ۳۸-۱۹۳۹ء

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ذیل کی جماعتوں سے فارم تشخیص آمد بابت سال ۳۸-۱۹۳۹ء دفتر ہذا میں موصول ہو چکے ہیں۔ جن کی منظوری سے انشاء اللہ بعد پڑتال سال رواں کے ختم ہونے پر یعنی مئی ۳۸ء میں جماعت ہائے متعلقہ کو اطلاع دی جائے گی۔

باقی ماندہ جماعتیں براہ مہربانی توجہ فرما دیں۔ اور اپنے اپنے بجٹ جلد بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جن جماعتوں کے بجٹ آ چکے ہیں۔ ان کی فہرست حلقہ وار درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱) حلقہ قادیان۔ جماعت ہائے مسجد مبارک۔ مسجد فضل۔ دار الانوار۔ ریتی چھلہ دار الفضل۔ دار العلوم۔ دار البرکات۔ دار السعت۔ ناصر آباد۔ قادر آباد۔ بھینی بانگر۔ کھارہ۔ ننگل کلاں۔ احمد آباد۔

(۲) حلقہ گورداسپور:۔ جماعت ہائے قلعہ لال سنگھ۔ دنجواں۔ لودھی ننگل۔ پھیل چک تلونڈی راماں۔ ڈیرہ بابا نانک۔ بھینی پسوال۔ کاہنوواں۔ بہلول پور۔ دھیر کے چک۔ سنکھوا۔ دکھو کھر۔ رحیم آباد۔ ہردوریہ وال

(۳) حلقہ سیالکوٹ:۔ میانوالی ناٹو۔ درگانوالی۔ کوٹ کریم بخش۔ گھنوکے ججہ۔ عزیز پور۔ ڈگری۔ بجاگووال۔ بھروہ چھپور۔ بھکو بیٹی۔ مالو کے بھگتلے۔ داعیوالہ سیداں۔ چندر کے منگولے۔ خانانوالی۔ میانوالی کوٹ باجوہ۔ مہدی پور۔ بڈھال۔

(۴) حلقہ امرتسر:۔ بھوبہ وڈالا۔ گھنو کے والا۔

(۵) حلقہ لاہور:۔ گنج۔ چک ۱۰ علی پور۔ شمس آباد۔ بھمہ ہانڈو

(۶) حلقہ شیخوپورہ:۔ شاہدرہ۔ چنڈی چڑی۔ شاہ مسکین۔ ننکانہ صاحب۔ دوست پور چک ۹۰ آئنہ۔ بیداد پور

(۷) حلقہ گوجرانوالہ:۔ گوجرانوالہ۔ تلونڈی کھجور والی۔ پیر کوٹ۔ مدرسہ چٹھہ۔ کھیوکے موہلکے۔ تلونڈی راہ والی۔ سلہو کی چٹھہ

(۸) حلقہ لائل پور:۔ گوجرہ۔ دھنی دیو چک ۳۳۲۔ بہلول پور چک ۱۲۷۔ ہجرت چک ۳۸-۳۳۴۔ گوکھووال چک ۱۲۱۔ رکھ جھنڈانوالہ چک ۱۹۵۔ چوہدری والہ چک نمبر ۱۰۸۔ چک ۹۶ گ۔ ب۔ چک ۲۸۴ جھنگ

(۹) حلقہ ۹ جھنگ:۔ چنیوٹ۔ لالیاں۔

(۱۰) حلقہ شاہ پور:۔ سرگودہا۔ خوشاب۔ گھوگھیاٹ۔ چک ۹۹-۹۷ شمالی۔ چک ۱۱۰ جنوبی۔ چک ۷۳ جنوبی۔ چک ۳۳-۳۲ جنوبی۔ چک ۳۵ جنوبی۔ ٹڈہ انجھا بھوالہ۔ ادرحمہ۔ سالم چلیوان۔

(۱۱) حلقہ گجرات:۔ گجرات۔ ملکوال۔ کھوکھر غربی۔ شیخ پور۔ فتح پور۔ نسو والی شادیوال خورد۔ ڈنگہ۔ چک سکندر۔ گکرالی۔ سرائے عالمگیر۔ کھمبالہ۔ جوڑہ کرنانہ۔ عالم گڑھ بیڈ رسول۔ کالو دیوان سنگھ۔

(۱۲) حلقہ جہلم:۔ احمدی پور۔ کالا گوجراں۔ کلر کہار۔

(۱۳) حلقہ راولپنڈی:۔ برنچ درکس راولپنڈی۔

(۱۴) حلقہ کیمبل پور:۔ کیمبل پور۔ کوٹ فتح خان۔ پنج نہ

(۱۵) حلقہ ڈیرہ غازی خان:۔ ڈیرہ غازی خان۔ بستی رنداں۔ بستی بزدار۔ ہیرو غربی۔

(۱۶) حلقہ صوبہ سرحد:۔ ایبٹ آباد۔ پشاور۔ نوشہرہ۔ مردان۔ لنڈی کوتل۔ کوہاٹ۔ بنوں۔

(باقی)

قادیان میں سکنی اراضی

اس وقت قادیان کے محلہ دارالعلوم اور دارالرحمت میں عمدہ موقعہ کے سکنی قطعات موجود ہیں۔ علاوہ ازیں ریلوے سٹیشن قادیان کے ساتھ دوکانات کے لئے بھی بعض نہایت باموقعہ قطعات خالی ہیں خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔

خاکسار

مرزا بشیر احمد قادیان ۳۸-۳-۲۴

اپنا مکمل علاج مفت کرائیے

ہمارا طریقہ علاج نہایت کامیاب ہو رہا ہے۔ کیونکہ ان تین جادو اثر ادویات سے تمام قسم کی مردانہ کمزوریاں دور ہو کر بے حد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ پہلے یوتھ رسائن کے استعمال سے مقامی کمزوری وغیرہ دور کر کے یوتھ پوڈر کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ جس سے اعصاب قوی ہو جاتے ہیں۔ ضمنی طور پر یوتھ کریم استعمال کی جاتی ہے۔

یوتھ رسائن	یوتھ پاوڈر	یوتھ کریم
۶	۶	۳

لیکن اشتہاری دوائیوں سے بدگمان مایوس العلاج بھائیوں کے فائدہ کی خاطر کارخانہ مفرح حیات نے اعلان کیا ہے۔ کہ مندرجہ بالا ہر سہ طلسماتی ادویات ضرورتمند احباب کی خدمت میں مفت پیش کی جاویں۔ اور قیمت تندرست ہونے کے بعد لی جائے۔ لیکن خرچ اشتہار ۸؍ محصول ڈاک ۸؍ خرچ دفتر ۴؍ خرچ دواسازی ۴؍ کل ۱؍ کا فالتو خرچ ہم برداشت نہیں کر سکتے آپ ۱؍ کا وی پی منگوالیں یا ۱؍ کا منی آرڈر بھیجکر ہر سہ ادویات مفت منگوالیں۔ اگر خدانخواستہ ایک بار ابھی آرام نہ ہو۔ تو یہی دوا آپ کو دوبارہ مفت ارسال کی جائے گی۔ دواخانہ میں تشریف لانے والے حضرات سے صرف ۱۲ لیا جائے گا۔

منیجر دواخانہ مفرح حیات فلیمنگ روڈ لاہور

ضرورت رشتہ

ایک مخلص احمدی نوجوان تعلیم یافتہ برسر روزگار لڑکے کی ضرورت ہے۔ لڑکی پرائمری پاس سلیقہ شعار ۱۵-۱۶ سال عمر امور خانہ داری سے واقف ہے ذات پات کا لحاظ نہیں۔

س۔د۔ معرفت خادم علی احمدی کلاس والہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

380

ہر ایک احمدی دوست کا فرض ہے

کہ بطور ہمدردی تمام ہندو مسلمان اور سکھ صاحبان تک ہمارا یہ پیغام پہنچا دے کہ اگر آپ خود یا آپ کا کوئی دوست یا کوئی رشتہ دار کسی قسم کی بیماری میں بھی مبتلا ہے۔ تو ہمارے بزرگ محترم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ علامہ مولانا حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر کی مجرب ادویات استعمال کریں۔ جن کو ہم نے ان کے ارشاد و ہدایت کے ماتحت تیار کیا ہے۔ نیز ہر قسم کے امراض میں آپ لوگ ہم سے مشورہ طلب کر سکتے ہیں۔ بحمد للہ یہ دواخانہ رحمانی ۱۹۱۰ء سے حضرت علامہ ممدوح کی اجازت و مشورہ سے قائم شدہ ہے۔ اور ان دنوں بہ سرپرستی و نگرانی حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نہایت خوبی سے کام کر رہا ہے۔ اور اس کی تیار کردہ ادویہ سو فیصدی فائدہ بخشتی ہیں۔ ۔ ہر کا ٹکٹ بھیجکر فہرست مفت طلب کریں۔ نیز جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کیلئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خرید کرنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ دی جائے گی۔

پتہ:- عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی ہے ← آپ جو چیز چاہتے ہیں ← وہ یہ ہے

یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے نہایت ہی مقوی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس اور مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اسکے ہندوستان کے رؤسا، امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشہ دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لکھنؤ ۲۸ مارچ - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بجنور کے ایک گاؤں موسیٰ پور میں ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ ان کے مکانوں میں گھس کر انہیں زدوکوب کیا۔ ان کا مال و اسباب لوٹ لیا۔ عورتوں اور بچوں کو مجروح کیا۔ عورتوں کے ساتھ ذلت آمیز سلوک کیا۔ اس ہنگامہ میں ۲۲ مسلمان شدید مجروح ہوئے پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ گاؤں میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

بیت المقدس ۲۸ مارچ - تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ فلسطین میں پھر حملوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ کل عیسائیوں کے قبرستان کے قریب ایک جرمن عیسائی اور ایک اور شخص کو گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ جبکہ نیز ایک یہودی مزدور اور ایک لاری ڈرائیور کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔

لاہور ۲۸ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ ایک تقریر کے سلسلہ میں ملا عنایت اللہ احراری کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں۔

ناگپور ۲۸ مارچ - کل ناگپور کانگرس کمیٹی کے زیر اہتمام اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں دھینگا مشتی خشت باری اور جوتی بیزار کے مظاہرے دیکھنے میں آئے۔ ہنگامہ کی یہ حالت تھی کہ ایک آدمی عوام کے پاؤں تلے روند اگیا۔ یہ اجلاس اس لئے منعقد کیا گیا تھا۔ کہ سی پی کے ایک اخلاقی قیدی جعفر حسین کی رہائی کے متعلق وزارت کے اقدام کی وضاحت کی جائے۔ شورش پسند عنصر نے پلیٹ فارم پر پتھر اور جوتے برسائے سٹی مجسٹریٹ نے عوام کو پُرامن طور پر منتشر ہو جانے کا حکم دیا۔ مگر وزیر اعظم نے حکم دیا۔ کہ پولیس اور مجسٹریٹ فوراً جلسہ گاہ سے نکل جائیں۔ جس وقت شور و شر تھا۔ تو وزیر اعظم نے جعفر حسین کی رہائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسٹر محمد شریف وزیر قانون نے وزارت سے مشورہ کیا ہوتا۔ تو اس شخص کو رہائی نصیب نہ ہوتی۔ وزیر قانون کو اب معلوم ہوا ہے کہ جعفر حسین کی رہائی ناموزوں ہے۔

وزیر قانون نے افسوس کا اظہار کرنے کے علاوہ اپنا استعفیٰ بھی پیش کر دیا ہے آئندہ کیلئے انتظام کر دیا گیا ہے کہ ایسے معاملات میں وزارت سے مشورہ کیا جائے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے لوگوں سے کہا کہ وہ فراخ حوصلگی کا ثبوت دیتے ہوئے وزیر قانون کو معاف کر دیں اس کے بعد ایک اور شخص کی تقریر ہو رہی تھی۔ کہ حاضرین نے شور مچایا۔ اور ایک شخص نے چھری نکال لی۔ مگر اسے فی الفور گرفتار کر لیا گیا۔ جس نوجوان کو چھری کے ساتھ گرفتار کیا گیا تھا۔ اس نے اقبال کیا ہے کہ وہ وزیر قانون پر قاتلانہ حملہ کرنا چاہتا تھا۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ - آج مرکزی اسمبلی میں انڈیمان کے سوا باقی تمام مطالبات زر منظور ہو گئے۔ انڈیمان کے مطالبہ زر کی مخالفت کرتے ہوئے مخالف پارٹی کی طرف سے کہا گیا۔ کہ آئندہ انڈیمان میں قیدیوں کے بھیجنے کا طریقہ بند کر دیا جائے۔ وزیر خزانہ نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ اب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ صوبجاتی حکومتیں جن میں وہ کانگرسی حکومتیں بھی شامل ہیں انڈیمان کے قیدیوں کو اپنے جیل خانوں میں جگہ دینے کے لئے تیار نہیں۔

لاہور ۲۸ مارچ - آج ۱/۲ ۲ بجے کے قریب اسمبلی ہال کے باہر سنسنی پھیل گئی جبکہ "سکندر وزارت مردہ باد" کے نعرے شروع ہو گئے۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک سوشلسٹ کارکن مسٹر اجے کمار گھوش سابق ملزم مقدمہ سازش لاہور کو نوٹس دیا گیا تھا۔ کہ وہ ۲۴ گھنٹے کے اندر پنجاب کی حدود سے نکل جائے۔ لیکن اس نے اس حکم کی خلاف ورزی کی۔ اور آج شام اسمبلی ہال کے باہر سوشلسٹوں کی ایک بھاری جمعیت کے ساتھ نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔

لاہور ۲۸ مارچ - آج پنجاب اسمبلی کا اجلاس زیر صدارت چوہدری سر شہاب الدین منعقد ہوا۔ سردار سری سنگھ نے ایک تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت طلب کی۔ تا کہ اس سوال پر بحث کی جائے۔ کہ حصار میں فرقہ وارانہ فساد کو روکنے میں متعلقہ افسر ناکام رہے ہیں تحریک کو پیش کرنے کی اجازت دیدی گئی۔ چنانچہ حزب مخالف کے ارکان نے تقریریں کیں۔ جن میں حکومت کے خلاف نکتہ چینی کی گئی۔ سر سکندر حیات خان نے بحث کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ حکومت مفسدوں کا سد باب کرنے میں سختی سے کام لے گی۔ اور اگر کوئی افسر بھی قصوروار ثابت ہوا۔ تو اس کے ساتھ بھی کسی قسم کی رعایت نہیں کی جائے گی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا پنجاب میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو قوم پرستی کا جامہ پہنے ہوئے ہیں۔ لیکن فی الحقیقت بدترین قسم کے فرقہ پرست ہیں۔ وہ لوگ فرقہ پرستوں سے زیادہ خطرناک ہیں۔ لہذا خیال ہے کہ حزب مخالف کے ارکان ایسے لوگوں کے خلاف ایکشن لینے میں ہمارے ساتھ ہونگے۔ میں نے انسپکٹر جنرل کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ وہ ایڈیشنل پولیس حصار میں بھیجے اور میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس کے اخراجات اہالی شہر کو دینے ہونگے۔ اس کے بعد ووٹ لئے گئے۔ اور تحریک ۴۴ کے مقابلہ میں ۹۶ سے گر گئی۔

لاہور ۲۸ مارچ - سردار سوہن سنگھ جوش ممبر کانگرس پارٹی نے پنجاب اسمبلی میں ایک تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مقصد مسٹر اجے کمار گھوش کو نوٹس دیئے جانے کے واقعہ پر بحث کرنا ہے۔ یہ تحریک کل پیش کی جائے گی۔

حصار ۲۸ مارچ - حصار میں صورت حالات اعتدال پر آ گئی ہے پولیس کا پہرہ قائم ہے۔ دکانیں ابھی تک بند ہیں۔ ایک درجن اشخاص کو فساد کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ہنکاؤ ۲۸ مارچ - ہنکاؤ میں چینی افواج کے کمانڈر انچیف نے جنرل چیانگ کائی شک کو اطلاع دی ہے کہ ہنکاؤ ریلوے پر جاپانیوں کی پیش قدمی رک گئی ہے۔ اور چینیوں نے جاپانی فوج کو سخت ہزیمت دی ہے۔

پٹیالہ ۲۸ مارچ - اطلاع منظور ہوئی ہے کہ سابق مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے پھول تزک و احتشام کے ساتھ سپیشل ٹرین کے ذریعہ ہردوار روانہ کر دیئے گئے۔ نئے مہاراجہ صاحب بہادر کی رسم دستار بندی ۶ اپریل کو ہوگی۔

لکھنؤ ۲۸ مارچ - حکومت یو پی نے مسئلہ مدح صحابہ کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ حکومت نے کمیٹی کی سفارشات کو منظور کر لیا ہے اس رپورٹ میں حکومت نے جو قرارداد منظور کی ہے۔ اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اصحاب ثلاثہ کی شان میں مدح کہنے کا حق زیر بحث نہیں ہے۔ جو چیز زیر بحث ہے وہ ایسے طریقے اور حالات ہیں۔ جن کے ماتحت ہی مدح صحابہ کہی جائے جس وقت دو فرقوں کے درمیان اختلاف رائے کی وجہ سے تصادم ہونے کا اندیشہ ہو۔ اس وقت حکومت کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ امن قائم رکھنے کے لئے مداخلت کرے۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ - آج مرکزی اسمبلی میں یورپین گروپ کے لیڈر کے ایک سوال کے جواب میں سر این این سرکار لاء ممبر نے کہا۔ کہ مجوزہ فیڈرل آئین کے متعلق حکومت کے رویہ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

لاہور ۲۸ مارچ - شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے۔ جس میں شہید گنج کے استرداد کے متعلق سر سکندر حیات خان کے رویہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ سکھ شہید گنج کی جگہ کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ اور اس سلسلہ میں کسی قسم کا سمجھوتہ ہونا ناممکن ہے۔

سارا گوسا ۲۸ مارچ - جنرل فرانکو کی فوج تمام محاذوں پر پیش قدمی کر رہی ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی